140084- نصف شعبان کی فضیلت میں علامہ البانی رحمہ اللہ کی صحیح قرار دی گئی احادیث کو ہم بیان کیوں نہیں کرتے ؟

سوال

جب آپ نے نصف شعبان کی فضیلت میں ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث :

"اللہ تعالی نصف شعبان کی رات اپنی ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور...."

کی تصحیح کے متعلق سوال کا جواب دیا ہے تو اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے آپ نے اس حدیث کے بارہ میں یہ ذکر نہیں کیا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ، جیسا کہ میں نے ایک ویب سائٹ پر پڑھا ہے .

آپ کے منہج اور علمی امانت کی بنا پر میرا آپ پر زیادہ اعتماد ہے ، میرا سوال یہ ہے کہ کیا واقعی علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ؟

کیونکہ آپ اپنے فتاوی جات میں تو علامہ البانی رحمہ اللہ کی رائے بیان کرتے ہیں ، تو یہاں آپ نے ان کی رائے بیان کیوں نہیں کی ؟

کیا علامہ البانی رحمہ اللہ نے بالکل اس حدیث کو صحیح نہیں کہا ؟

اور اس ویب سائٹ پر اس حدیث کی صحت کے بارہ میں لکھا گیا وہ غلط ہے یا کیا ہے ؟

یہ علم میں رہے جیسا کہ میں نے پڑھا ہے کہ صحیح الجامع حدیث نمبر (1819) میں یہ حدیث موجود ہے ، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ، اس کے متعلق معلومات فراہم کریں ؟

پسندیدہ جواب

ہم اپنی ویب سائٹ پر اعتماد کرنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں ، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ آپ کو ہمارے متعلق حسن ظن رکھنے کی توفیق دے ، اسی طرح یہ بھی دعاء کرتے ہیں کہ وہ اس ویب سائٹ کو فائدہ مند بنائے ، اور اس ویب سائٹ کے ذمہ داران کو جزائے خیر عطا فرمائے .

یہ کسی پر مخفی نہیں کہ ہم غالبا علامہ البانی رحمہ اللہ کی تصحیح اور تضعیف پر اعتماد کرتے ہیں ؛ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم کسی حدیث کے متعلق سرچ کرتے ہیں تو علامہ البانی کی بجائے کسی اور عالم دین کا حکم بھی پاتے ہیں اور بعض اوقات اس معین حدیث میں دوسرے عالم دین کا حکم ہمارے نزدیک راجح ہوتا ہے .

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ ایسے اصول ہوں جو شیخ رحمہ اللہ کی عدم متابعت کو راجح کرتے ہوں ، اور بعض اوقات ہم علامہ البانی رحمہ اللہ کے حدیث کے حکم کی شہرت اور اس کی مخالفت کی کمی دیکھتے ہیں تو ہم اسے بیان کر کے اس پر تعلیق ذکر کرتے ہیں .

اور بعض اوقات علامہ البانی رحمہ اللہ کے حکم کے مخالفین کی کثرت دیکھتے ہیں تو ہم علامہ البانی رحمہ اللہ کے حکم کو ذکر کرنے کا اہتمام نہیں کرتے ، اور نہ ہی اس پر تعلیق لگاتے ہیں ؛ اور صرف ان کے مخالف علماء کا کلام بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں .

یہاں اس حدیث کے بارہ میں علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم ذکر نہ کرنے میں بھی یہی چیز کار فرما ہے ، اور ہم نے ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ اکثر علماء کرام نے نصف شعبان کی فضیلت کی احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے .

یہاں ایک اہم فائدہ کی طرف متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ : شیخ البانی رحمہ اللہ ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کو ضعیف قرار دینے کی ہی رائے ہے ، اور یہ اس کے موافق ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے ، لیکن ہم نے اسے نقل نہیں کیا کیونکہ شیخ البانی رحمہ اللہ سب طرق کو ملا کر اس حدیث کی تصحیح کے قائل ہیں .

رہا ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کا تو یہ حدیث ابن لھیعۃ زبیر بن سلیم عن ضحاک بن عبد الرحمن عن ابیہ کے طریق سے بیان کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ "...."

اسے ابن ماجہ (1390) اور ابن ابی عاصم اللالکائی نے روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں :

"اس کی سند ابن لھیعۃ اور عبد الرحمن جو ابن عرزب ضحاک کا والد ہے کی وجہ سے ضعیف ہے، اور یہ مجہول ہے، اسے ابن لھیعۃ کی روایت میں ابن ماجہ نے ساقط کیا ہے۔

دیکھیں : السلسلۃ الصحیحۃ (218/3).

شیخ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کے طرق اور شواہد بیان کر کے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (1144) میں خلاصہ یہ بیان کیا ہے کہ ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث صحیح ہے۔

لیکن ہمارے نزدیک شیخ رحمہ اللہ کی بات راجح قرار نہیں پائی، اور ہم ان طرق کو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث نہیں سمجھتے، ہم نے اپنے اس جواب کے آخر میں شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کی تحریر کی طرف اشارہ کیا ہے جو انہوں نے نصف شعبان کا جشن منانے کے بارہ میں لکھی ہے :

وہ کہتے ہیں :

"جمہور علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ نصف شعبان کی رات جشن منانا بدعت ہے، اور اس کی فضیلت کے متعلق ساری احادیث ضعیف ہیں، اور بعض موضوع ہیں، اس پر متنبہ کرنے والوں میں حافظ ابن رجب بھی شامل ہیں جنہوں نے "لطائف المعارف" میں اس کی طرف متنبہ کیا ہے" انتہی

اس میں ہمیں تو یہی راجح لگا ہے، اور اس طرح کے معاملہ میں کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف کہنا ایک اجتھادی مسئلہ ہے، جس پر عالم دین کے ہاں اپنے ہاں راجح پر عمل کرنا ہے اور اس میں طالب علم اہل علم کے اقوال میں سے جو اس کے ہاں راجح ہو اس کی متابعت کرے گا، اور مخالف پر انکار نہیں ہونا چاہیے۔

مزید آپ سوال نمبر (113687) کے جواب کا مطالعہ کریں اس میں علامہ البانی رحمہ اللہ کے بارہ میں بہت اہم فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

واللہ اعلم۔